دار الافتاء

سجدے میں دعا

1. کیا نمازمیں سجدے میں دعا کرنا جاعز ہے

قرآنی دعاءیں سجدے میں پڑھ سکتے ہیں؟

کیا اردو میں دعا کی جاسکتی ہے؟

اگرنہیں تو یہ جو کہتے ہیں کہ سجدےمیں اللہ کا قرب ہوتا ہے اس لیے خوب دعا کرو تو اسکا کیا مطلب ہے – براءےمہربانی وضاحت فرمادیں

نیز تہجد میں دعا کا کیا طریقہ ہے

2. اگر سحری کا وقت ختم ہونے پر انکھ کھلے تو وتر اور تہجد کی اداءیگی کیسے کریں

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔ سنن ونوافل میں قرآن کریم اور احادیث سے ثابت دعائیں پڑھی جاسکتی ہیں، اسی طرح اگر کوئی فرض نماز اکیلا پڑھ رہا ہو وہ بھی یہ دعائیں پڑھ سکتا ہے، البتہ امام یہ دعائیں نہ پڑھے تاکہ جماعت لمبی نہ ہو جائے، اور یہ بات واضح رہے کہ نماز میں عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں دعا کرنا جائز نہیں۔

تہجد میں بھی دعا مانگنے کا وہی طریقہ ہے جو عام حالات میں دعا مانگنے کا ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (١ / ٤٧٧)

(والدعاء) بما يستحيل سؤاله من العباد،(ودعا) بالعربية، وحرم بغيرها نهر لنفسه وأبويه وأستاذه المؤمنين.

(بالأدعية المذكورة في القرآن والسنة. لا بما يشبه كلام الناس) اضطرب فيه كلامهم ولا سيما المصنف؛ والمختار كما قاله الحلبي أن ما هو في القرآن أو في الحديث لا يفسد-

اس فتوی کا [illegible] واضح اور صحیح حوالہ شامی ۱/۵۰۵ میں ہے کردہ صفحہ فتوی کے ساتھ منسلک ہے
محمد اویس

(۲)۔۔۔ ایسی صورت میں تہجد اس وقت نہ پڑھیں کیونکہ تہجد نفل نماز ہے اور صبح صادق کے بعد نفل پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے، اور دوسری بات یہ ہے کہ نفل کی قضا نہیں ہوتی، البتہ اگر اشراق کے وقت سے زوالِ شمس سے پہلے پہلے تہجد کی نیت سے نوافل پڑھ لیے جائیں تو تہجد کا ثواب مل جائے گا، اور وتر فجر کے وقت میں قضا پڑھے جاسکتے ہیں۔

سنن أبى داود-ن - (١ / ٥٠٦)

عن ابن وهب بن عبد القارى قال سمعت عمر بن الخطاب يقول قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم- « من نام عن حزبه أو عن شىء منه فقرأه ما بين صلاة الفجر وصلاة الظهر كتب له كأنما قرأه من الليل ».

الفتاوى الهندية - (١ / ٥٢)

تسعة أوقات يكره فيها النوافل وما في معناها لا الفرائض. هكذا في النهاية والكفاية فيجوز فيها قضاء الفائتة وصلاة الجنازة وسجدة التلاوة. كذا في فتاوى قاضي خان.منها ما بعد طلوع الفجر قبل صلاة الفجر. كذا في النهاية والكفاية يكره فيه التطوع بأكثر من سنة الفجر.......... واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

محمد اویس
محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۴/ربیع الاول/۱۴۴۰ھ
۳/دسمبر/۲۰۱۸ء

الجواب صحیح
بندہ [illegible]
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۴/ربیع الاول/۱۴۴۰ھ
۳/[illegible]

الجواب صحیح
[illegible]

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۲۴/۳/۱۴۴۰ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۰۳۰/۴۸
۱۴۴۰/۳/۲۵
۲۰۱۸/۱۲/۴
مفتی

الدر المختار و حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۱/۵۰۵)

وكذا لا يأتي في ركوعه وسجوده بغير التسبيح (على المذهب) وما ورد. محمول على النفل

(قوله محمول على النفل) أي تهجدا أو غيره خزائن. وكتب في هامشه: فيه رد على الزيلعي حيث خصه بالتهجد. اهـ. ثم الحمل المذكور صرح به المشايخ في الوارد في الركوع والسجود، وصرح به في الحلية في الوارد في القومة والجلسة وقال على أنه إن ثبت في المكتوبة فليكن في حالة الانفراد، أو الجماعة والمأمومون محصورون لا يتثقلون بذلک۔

والله سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

/ذی الحجہ ۱۴۳۹ھ

/ستمبر 2018ء

الجواب صحیح

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

/ذی الحجہ ۱۴۳۹ھ

/ستمبر 2018ء